پندرہ روزہ

الہلال

ٹورانٹو ۔ کنیڈا

قیمت ۵۰ سینٹ

۱۰ صفر ۱۴۰۶ھ
۲۵ اکتوبر ۱۹۸۵ء

محبانِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان ۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

جلد نمبر ۱۲
شمارہ نمبر ۱۵

پارلیمنٹ توڑنے کا اختیار فردِ واحد کی صوابدید پر نہیں چھوڑا جا سکتا

صدر کو اسمبلی توڑنے کا اختیار دینے کے سلسلے میں آزاد گروپ کی ۲ ترامیم مسترد

ڈیلیبیشن کے بعد اسمبلی نہ ٹوٹنے کی کوئی ضمانت نہیں، قومی اسمبلی میں عثمان رمز، اسعد گیلانی، لیاقت بلوچ، سیف اللہ، جاوید ہاشمی، شفیق چوہدری اور آزاد گروپ کے دیگر ارکان کا خطاب

[illegible]

ترمیمی بل کی شق ۵ سے آئین کا کردار صدارتی نہیں بن جائیگا، اقبال احمد

[illegible]

اسلام آباد ―― [illegible]

پی آئی اے کا ہیڈ کوارٹر کراچی سے تبدیل نہیں ہوگا

اسلام آباد ―― [illegible]

ہتھوڑا گروپ کی اصلاحی مہم

کراچی ―― [illegible]

STOP PRESS

پاکستان قومی اسمبلی نے آئین میں آٹھویں ترمیم بل کو منظور کر کے جنرل ضیاء کو بلا شرکت غیرے پاکستان کا فردِ واحد حکمران بنا دیا ہے۔ مکمل رپورٹ انگریزی میں صفحہ ۸ پر ملاحظہ کیجئے۔

لندن سے کرشمے ایڈز پھیلا رہے ہیں

اسلام آباد، امریکہ، کینیڈا اور بعض دیگر مغربی ممالک سے درآمد کئے جانے والے استعمال شدہ ملبوسات اور کپڑے [illegible]

پاکستانی فوج میں سندھ کو مزید نمائندگی دی جائیگی، زین نورانی

کنٹونمنٹ قائم کرنے کے لئے پنوں عاقل میں زمین حاصل کی گئی ہے

سعودی جیلوں میں بند پاکستانیوں کو ہر ممکن امداد فراہم کی جاتی ہے

پاکستان کے قبائلی علاقوں میں کارمل انتظامیہ کی سرگرمیوں سے پیدا شدہ صورتحال سے حکومت باخبر ہے، قاسم علی شاہ

اسلام آباد ―― [illegible]



[illegible]

قومی اسمبلی کو کام کرنے دیا جائے، پروفیسر غفور

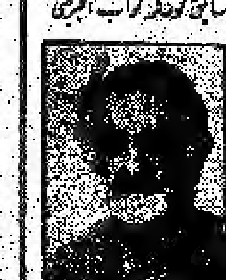
۱۹۸۷ء میں انتخابات ہوں گے اور نیا آئین بنے گا، پیر پگارا

۱۹۷۳ء کا آئین بحال کر کے جماعتی بنیاد پر انتخابات کرائے جائیں، مزاری

کراچی ―― [illegible]

اکبر بگٹی

بلوچستان کے سابق گورنر نواب اکبر بگٹی نے کہا ہے کہ [illegible]



اکبر بگٹی

[illegible]

مجھے لوگ ڈالواپس جانے میں کوئی خوف نہیں

[illegible]

مولانا مودودی جماعت اسلامی کی وزارت میں شمولیت کو پسند نہیں کرتے تھے

جماعت کے خلاف بات کی جائے تو مولانا اپنے بیٹوں سے ناراض ہو جاتے تھے

کالا باغ ڈیم کا منصوبہ صوبہ سرحد کے خلاف سازش ہے: غلام احمد بلور

ویسٹ انڈیز کی ٹیم کا دورۂ پاکستان

پاکستان کی طرف سے ۱۳ ہزار ڈالر کی پیشکش



NEW STOCK OF ISLAMIC BOOKS FOR CHILDREN

[Colour illustrations]

		Price
1.	The Children's Book of Islam: Part 1	US$3.50
2.	Marvellous Stories from the life of Prophet Muhammad, upon whom be peace (120 pp)	$6.00
3.	Muslim Nursery Rhymes	$3.50
4.	A Great Friend of Children: Stories from Prophet's Life	$3.50
5.	Assalamu Alaikum	$3.50
6.	Love all Creatures	$3.50
7.	Abu Bakr: The First Caliph	$3.50
8.	The Brave Boy: Stories from the Life of Ali.	$3.50
9.	Stories of the Caliphs	$4.50
10.	The Longing Heart: Story of Abu Dhar	$3.50
11.	The Whale of Jonah	$3.50
12.	The Elephant of Abraha	$3.50
13.	The Hoopoe of King Solomon	$3.50
14.	Islamic Quiz Book #1	$3.50
15.	Islamic Quiz Book #2	$3.50
16.	The Three Holy Places of Islam	$1.00
17.	The Long Search: Story of Salman, the Persian	$4.50

(Postage & Handling: 15% additional)

ORDER FROM

THE OPEN PRESS (HOLDINGS) LTD
300 STEELCASE ROAD WEST, UNIT 8,
MARKHAM, ONTARIO L3R 2W2

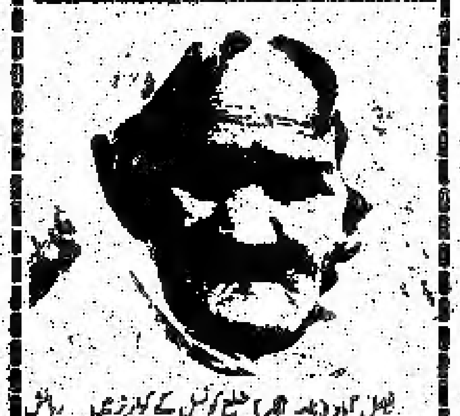
بیرون ملک پاکستانیوں کیلئے منظور شدہ اہم صنعتیں

(جدید صنعتیں) ۴۹۔ کار سازی

۵۰۔ جینیٹ اور وارنش ۵۱۔ گلیز ٹائلز

۵۲۔ پولی ایسٹر فور ۵۳۔ سنگ مرمر کی صنعت

۵۴۔ ۵۵۔



ہیں اصولی اختلافات کی بنا پر علیحدہ ہوا ہوں: مزاری

کسی پارٹی میں شمولیت کی بجائے ایم آر ڈی کے پلیٹ فارم سے سیاست کروں گا



آزاد کشمیر کے انتخابی قوانین پاکستان میں بھی رائج کرنا چاہتا ہوں: صدر ضیاء

صدر پاکستان سے سابق صدر آزاد کشمیر محمد حیات خان کی ملاقات





أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

سن لو کہ جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ خوف ہوگا اور نہ غم ہوگا (القرآن)

پندرہ روزہ

الہلال

ہوسٹن

کسی کے گھر میں داخل ہونے کا طریقہ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو جب تک کہ گھر والوں کی رضامندی نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ بھیج لو، یہ طریقہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ توقع ہے کہ تم اس کا خیال رکھو گے۔

(النور ۲۷)

جانوروں سے بے رحمی کی تنبیہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ: ایک بے درد اور بے رحم عورت اس لیے جہنم میں ڈالی گئی کہ اس نے ایک بلی کو باندھ کے رکھا اور مار ڈالا، نہ تو اس کو کچھ کھانے کو دیا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑوں سے اپنی غذا حاصل کر لیتی۔

(بخاری و مسلم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تتلیوں کا سفر

شمالی امریکہ میں آج کل خزاں کا موسم ہے۔ درختوں کے پتے رنگ بدل چکے ہیں۔ درخت نازک شجر کی پتے جیسے پر رعنائی ایک بڑا سا کینوس ہے جس پر قدرت اپنے ہاتھوں سے دلکش رنگ بکھیر رہی ہے۔ پھر جب پت جھڑ ہوتی ہے تو یہ پتے رنگ برنگی تتلیوں کی طرح ادھر ادھر اڑتے نظر آتے ہیں۔ یہی بہار کا سب سے خوبصورت موسم ہے۔ اسی موسم میں ایک اور مشغلہ بھی ظہور پذیر ہوتا ہے۔ وہ ہے پرندوں کا نقل مکانی کرنا۔

لمبی کالی گردن والی بطخوں کی ڈاروں کو آپ نے "V" کی شکل میں ترتیب کے ساتھ جنوب کی طرف اڑتے دیکھا ہوگا۔ یہ CANADA GEESE ہیں جو اس موسم میں جنوب کی طرف میکسیکو اور اس سے دور طویل اڑان پر جاتی ہیں۔ وہاں موسم سرما گزار کر اسی راستے سے ہزاروں میل کے سفر کے بعد موسم بہار میں واپس آ جاتی ہیں۔ واپسی پر قطب شمالی کے قریب ٹنڈرا بیابانوں میں بطخوں کے جوڑے اپنے اپنے مخصوص گھونسلوں تک پہنچتے ہیں جو انہوں نے خزاں میں چھوڑے تھے۔

بطخوں کے اس کٹھن سفر سے زیادہ حیرت انگیز سفر تتلیوں کا ہے۔ مونارک تتلی جو موسم گرما میں آپ کے بیک یارڈ یا پھولوں کے باغات میں اکثر نظر آتی ہے یہی تتلی موسم خزاں کے آغاز پر اپنے نازک اور خوبصورت پروں کے ساتھ جنوب کی طرف سفر شروع کرتی ہے۔ بغیر کسی بیرونی مدد کے قدرت کا یہ حسین شاہکار میکسیکو تک کا دشوار سفر پورا کرتا ہے۔ وہاں انڈے دیئے جاتے ہیں۔ انڈوں سے تتلی بننے تک یہ تتلی اپنا وقت پورا کر کے ختم ہو چکی ہوتی ہے۔ مگر اس کے بچے موسم بہار کے آغاز میں واپسی کا سفر اپنے طور پر شروع کرتے ہیں اور کینیڈا اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے انہی شمالی علاقوں تک پہنچ جاتے ہیں جہاں سے ان کی ماں نے کچھ ماہ پیشتر اپنے طویل سفر کا آغاز کیا تھا۔

آپ اور ہم جب سفر کرتے ہیں، اپنی جائے پیدائش اور عزیز و اقارب کی کشش سال دو سال کے بعد ہمیں بھی ہزاروں میل دور کراچی، لاہور یا ڈھاکہ کا ارادہ کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ مگر سفر کے پہلے پلان بنانا پڑتا ہے، ٹکٹ خریدنے پڑتے ہیں، جہاز کی ضرورت ہوتی ہے۔ جہاز کی رہنمائی اس کے اندر موجود اعلیٰ تربیت یافتہ کمپیوٹر اور دوسرے آلات کرتے ہیں۔ اڑان کے دوران وقفوں سے زمین پر نصب شدہ ریڈار راستوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ غرض یہ کہ لاہور یا نیویارک سے وطن پہنچنے کے لیے سینکڑوں کارکن، جدید مشینیں، کمپیوٹر اور "فلائٹ پلان" کے مخصوص پروگرام کام میں لائے جاتے ہیں تب کہیں منزل مقصود تک پہنچ پاتے ہیں۔

مگر ان تتلیوں اور بطخوں کی رہنمائی کیسے ہوتی ہوگی؟ ظاہر ہے کہ ان کے راستے میں بھی طرح طرح کی دشواریاں پیش آتی ہوں گی۔ بدلتے موسم، ناموافق ہوائیں، خوراک کی تلاش، شکاری پرندوں، چرندوں کے ساتھ ساتھ انسان سے بچنے کی کوشش۔ غرض ان تمام حالات سے بچنے کے لیے بے شمار معلومات، اعداد و شمار اور موسمی رپورٹ اکٹھا کر کے ان کا ایک محفوظ "فلائٹ پلان" بنایا جاتا ہوگا جس کے مطابق یہ پرندے ہر سال ٹھیک وقت پر اپنا سفر مکمل کرتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ صدیوں سے جاری ہے۔

جدید سائنس کے مطابق ہر جاندار شے میں نہایت ہی چھوٹے MICROSCOPIC سسٹم ہوتے ہیں۔ جن کی زندہ جرثوموں (CELLS) میں بار بار تکرار ہوتی ہے۔ اور یہ اپنے نسب (GENES) کے مطابق اکٹھے ہوتے ہیں۔ جنہیں سائنسی اصطلاح میں D.N.A. TAPES کہتے ہیں۔ ان خوبصورت تتلیوں کے D.N.A. میں بھی ایک ایسا پروگرام ترتیب دیا گیا ہوگا جو انہیں ہزاروں میل کے سفر کے دوران بغیر کسی گائیڈ کے ناموافق حالات سے بچنے کے طریقے بتاتا ہوگا۔ اور یہ تمام معلومات ان کی D.N.A. میں اکٹھی ہوتی ہوں گی۔

بظاہر یہ بات ناقابل یقین لگتی ہے۔ مگر کسی بھی زوالوجسٹ یا مائیکرو بیالوجسٹ سے ان باتوں کی تصدیق کی جا سکتی ہے۔ لیکن یہی سائنس دان آپ کو یہ بتانے سے قاصر ہوں گے کہ تتلیوں کے D.N.A. میں پہلا پروگرام کس نے لکھا اور کیوں؟

یقیناً یہ پروگرام صرف حادثاتی طور پر یا بتدریج رونما ہونے والے عوامل سے مل کر نہیں بنا ہوگا۔ کیونکہ آج کا ایک عام کمپیوٹر پروگرامر بھی اس بات کی گواہی دے گا کہ کمپیوٹر کا ایک معمولی پروگرام بھی ایک خاص ترکیب کے مطابق ہوتا ہے، محض حادثاتی نہیں ہوتا۔ بطخوں یا تتلیوں کے پہلے جوڑے کے D.N.A. میں یہ پروگرام ڈالا گیا ہوگا جو بعد میں ان کی فطرت یا جبلت کہلایا۔ یعنی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے ان پر وحی تھی۔

ایسا کیوں ہوا اور کس لیے ہوا؟ اس سوال کا جواب صرف اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ وہی ہے جس کے پاس ان تمام حیوانوں کا مکمل منصوبہ اور خاکہ ہے۔ جیسا قرآن مجید میں بار بار بتلایا گیا ہے کہ دنیا کا یہ فطری حسن اور تغیرات علامتیں ہیں کہ ہم ان پر غور و خوض کریں اور ان کے منبع خالق کو پہچانیں۔ دنیا کے تمام علوم محض اسی پہچان کی خاطر ہیں۔

برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

اللہ تعالیٰ کی معرفت انسانیت کی معراج ہے۔ مگر تتلیوں کے سفر کی طرح معرفت کا یہ سفر بھی بڑا کٹھن ہے۔ چنانچہ اس سفر میں بنی نوع انسان کی رہنمائی کے لیے بھی وحی نازل کی گئی۔ یہ وحی وہ آسمانی صحیفے ہیں جن کی آخری اور مکمل شکل قرآن پاک ہے۔ زندگی کے سفر میں قرآن ہی ہمارا رہنما ہے اور قرآن ہی فرقان ہے۔

لطیف ادریسی

لا اینڈ آرڈر میں سے صرف آرڈر باقی رہ گیا ہے

نصر اللہ خان کا کالم

کچھ لیڈروں نے جن کی صحت اچھی نہیں تھی ملک بدری اختیار کی۔ ان میں کچھ ایسے بھی تھے جو ملک میں رہ کر ایسا کچھ کرنا چاہتے تھے کہ جس سے انہیں یہ خوف تھا کہ کہیں انہیں جیل میں نہ ڈال دیا جائے تو ایسا بچنے کے لیے یہ ملک سے باہر چلے گئے اور مقصد ان کا اپنی دکان کو غیر ملکوں میں چمکانا تھا۔ اور وہ لیڈر جو ملک میں رہ کر حکومت پر تنقید کرتے ہیں اور حکومت کی سیاست سے اختلاف رکھتے ہیں تو ان کی وطن دوستی میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ باقی رہی حکومت تو وہ اپنے مخالفوں کو بند کرنے کی بجائے ان کی آواز بند کر دیتی ہے۔ بہرحال کہ جو ملک توڑنا چاہتے ہیں تو وہ انہیں بھی قید نہیں کرتی بلکہ انہیں بھی ان کے گھروں میں بند کر دیتی ہے۔ تاکہ وہ ملک کو توڑنے کی بجائے اپنا توڑ پھوڑ کا محبوب مشغلہ اپنے گھر ہی میں جاری رکھیں۔ غرض کہ قید خانے جو کسی زمانے میں بندی خانے کہلاتے تھے تو اس لیے کہلاتے تھے کہ حکومت کی حیثیت اس زمانے میں بندی کی تھی اور حکومت اپنے ان مخالف بندوں کو اپنے بندی خانے میں تاڑ دیا کرتی تھی۔

ہیں۔ ویسے بھی ملک میں لا اینڈ آرڈر میں سے صرف آرڈر باقی رہ گیا ہے۔ اور لا مارشل لا کا لاحقہ بن گیا ہے۔ اور صرف آرڈر اکیلا اپنا کام کر رہا ہے۔ لہٰذا ایسے حالات میں ان محترم شخصیتوں اور قیمتی جانوں کی حفاظت کرنا حکومت اپنا فرض سمجھتی ہے۔ اس کے علاوہ ان محترم شخصیتوں کو جیل میں بند کر کے انہیں کھانا کھلانا اور وہ بھی حکومت کی مرضی کا کھلانا حکومت مناسب نہیں سمجھتی کیونکہ اس سے ان کی غیرت و خودداری میں فرق آتا ہے۔ لہٰذا حکومت یہ چاہتی ہے کہ یہ اپنا پیارا اپنی حلال کمائی کھائیں۔

گھر بندی کے علاوہ ایک اور بندی ہے جو صوبہ بندی یا صوبہ بدری کہلاتی ہے۔ چنانچہ لیڈروں کو جو اپنے صوبوں میں امن و امان سے رہتے ہیں کبھی کبھی دوسرے صوبوں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جاتی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ لیڈروں کے معاملے میں اللہ کے فضل و کرم سے ہمارا ہر صوبہ خود کفیل ہے۔ لہٰذا جب ایک صوبے کے لیڈر دوسرے صوبے میں داخل ہوتے ہیں تو صوبائی مسائل اٹھنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اور اگر چاروں صوبوں کے لیڈر کسی ایک صوبے میں داخل ہوتے ہیں تو ملکی مسائل کھڑے ہو جاتے ہیں اور حکومت ایسے لیڈروں کو مسائل کھڑا کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ چنانچہ جب ایک صوبے کا لیڈر دوسرے صوبے میں اپنے خرچ سے ہوائی جہاز میں بیٹھ کر داخل ہوتا ہے۔ تو حکومت اس وقت کسی قسم کی روک ٹوک نہیں کرتی لیکن جب وہ دوسرے صوبے میں داخل ہونے لگتا ہے تو وہاں کی صوبائی حکومت اسے بڑے احترام کے ساتھ دوسرے ہوائی جہاز میں اپنے خرچ سے بٹھا کر اس کے صوبے میں آرام سے آتی ہے۔ حکومت یہ سمجھتی ہے کہ دو چار گھنٹے کی تبدیلی آب و ہوا بھی لیڈران کرام کی صحت کے لیے کافی ہے۔ اور جو رقم ہوائی جہاز کا ٹکٹ خریدنے میں ان لیڈروں کی گرہ سے نکل جاتی ہے۔ تو حکومت اسے صوبہ بدلنے کے جرم کا جرمانہ سمجھتی ہے۔ اور حکومت بھی ان کو واپسی کا ٹکٹ خرید کے جہاز پر بٹھا کر جرمانہ بھرنے کے خرچ بھی برداشت کرتی ہے۔ مگر افسوس! بھلا ایسی شفاف اور نیک نہاد حکومت تم کہاں سے لاؤ گے؟ ایسی حکومت تو تمہیں کسی شہر کے جمعہ بازار میں بھی نہیں ملے گی۔

ہمارے ملک کی مارشل لا حکومت نے قید و بند کے سلسلے میں ایسا بڑا اصلاحی کام کیا جو دنیا کی کسی جمہوریت سے بھی نہ ہو سکا۔ جمہوری حکومتیں اپنے حریفوں اور حکومت کے خلاف تحریک چلانے والوں کو قید و بند کی سزا دیتی ہیں۔ لیکن ہمارے ملک کا مارشل لا یا ہمارے ملک کی مارشل لائی حکومت اپنے خلاف سر اٹھانے والے لیڈروں کو ان کے گھروں میں اور ان کے بیوی بچوں میں بند کر دیتی ہے۔ اور انہیں اپنے گھروں میں چلنے پھرنے اور گھومنے اور اپنی مرضی کا کھانا کھانے اور اپنے بیوی بچوں میں تفریح کرنے اور ان سے اپنے نام کے نعرے لگوانے کی کھلی چھوٹ اور آزادی دیتی ہے۔ اور اگر کوئی غیر ملکی اخبار یہ لکھتا ہے کہ پاکستان میں فلاں فلاں لیڈر قید میں ہیں تو اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ یہ بات سراسر غلط ہے۔ یہ سارے لیڈر اپنے گھروں میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ نہایت آرام سے ہیں۔ اور حکومت یہ چاہتی ہے کہ چونکہ یہ لیڈر قوم کے غم میں اپنے بیوی بچوں کو بھول جاتے ہیں۔ اور اس طرح ان کے بچے ان کی شفقت پدری سے محروم رہتے ہیں۔ اور ان کی بیویاں ان کے سایہ سے دور رہتی ہیں لہٰذا حکومت انسان دوستی کے تحت کچھ دنوں کے لیے انہیں ان کے گھروں میں بند رکھنا ضروری سمجھتی ہے اور ایسی محترم اور معزز شخصیتوں کو قید خانے میں بند کرنا نہیں چاہتی جہاں اخلاقی مجرم بند کیے جاتے

صوبہ بندی کا ایک نیک مقصد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ چونکہ چھوٹے صوبے خود مختاری چاہتے ہیں لہٰذا ممکن ہے کہ حکومت بھی یہ چاہتی ہو کہ وہ حق صوبائی خود مختاری تو انہیں دے دینا چاہیے کہ چھوٹے صوبوں کے لیڈروں کو جو کچھ کرنا ہو، وہ اپنے ہی صوبوں میں رہ کر کریں ... دوسرے صوبوں کے معاملات میں دخل نہ دیں۔ ممکن ہے کہ صوبہ بندی اصل میں صوبائی خود مختاری کا مسئلہ حل ہو۔

جس طرح حکومت نے بہت سے لیڈروں کی بری عادتیں چھڑوا دی ہیں۔ مثلاً جو لیڈر اپنے بال بچوں

سے زیادہ اپنی قوم کی فکر کیا کرتے تھے اور بہت سے لیڈر اپنے صوبوں سے نکل کر دوسرے صوبوں میں مارے مارے پھرا کرتے تھے۔ تو اب ان پر بندش لگا دی گئی ہے۔ لہٰذا کالم نویس کی یہ خواہش ہے کہ ان لیڈروں میں سے کچھ لیڈروں کی جو اور بھی بری عادتیں ہیں تو اگر حکومت وہ بھی چھڑوا دے تو قوم حکومت کے حق میں دعا کرے گی۔ مثلاً نوابزادہ نصر اللہ خاں اتنا پانی نہیں پیتے۔ جتنا وہ حقہ پی جاتے ہیں۔ اور وہ اتنا کھانا نہیں کھاتے جتنے وہ پان کھا جاتے ہیں۔ اس لیے حکومت ان کا حقہ پانی اور اس کے ساتھ ان کا پاندان بھی بند کر دے۔ اور اسی طرح پیر صاحب پگارا شریف کی دعوتوں پر بھی پابندی لگا دے کیونکہ نوابزادہ صاحب کو ان کا حقہ بڑے خطرناک مشورے دیتا ہے۔ اور اسی طرح پیر صاحب دعوتوں میں ایسی باتیں کہہ جاتے ہیں جو وہ عام طور سے نہیں کہا کرتے۔ کھانے کے بعد ہم نے دیکھا کہ پیر صاحب قوم کو اذان دینے پر مائل کرتے ہیں۔

۱۳ اگست کو مرد مجاہد ضلع سے یادگار پاکستان کے قریب ایک بہت بڑے مجمع سے خطاب کیا تھا اور اسی دن موچی دروازے میں ایم آر ڈی کے لیڈروں نے بھی اتنے ہی بڑے مجمع میں دھواں دھار تقریریں کیں۔ اور کئی سال کے بعد لوگوں کو یہ یقین آ گیا کہ اب جمہوریت ملک میں واپس آ رہی ہے۔

بقول شاعر

اللہ اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی

اور پھر اس کے بعد یہ ہوا کہ ایک تو نظر بندی بلکہ گھر بندی ہو گئی اور کئی صوبہ بدریاں بھی ہو گئیں۔ کچھ لیڈر وقتی طور پر گرفتار بھی ہوئے۔ اور پھر وہ اور چار دیواری میں بھی انہیں سیاسی جلسے کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ حکومت کی یہ ہدایت بلکہ نفرتی منطق اہل منطق کی بھی سمجھ میں نہیں آئی

یا آں شوراشوری یا ایں بے نمکی

فرمان رسول ﷺ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک نوجوان کے پاس ان کی آخری گھڑیوں میں پہنچے جب وہ مر رہے تھے تو آپ نے ان سے پوچھا:

"اس وقت تمہارے دل کی کیا کیفیت ہے؟"

نوجوان نے کہا: "خدا گواہ ہے اے اللہ کے رسول مجھے اللہ سے رحم کی بھی امید ہے اور میں اپنے گناہوں سے بھی لرزاں ہوں۔"

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یقیناً ان لمحات میں خدا سے رحم کی امید اور گناہوں کا خوف جس دل میں جمع ہوں، اس شخص کو اللہ تعالیٰ ضرور وہ کچھ عطا کرے گا جس کی وہ امید رکھتا ہے اور اس سے محفوظ رکھے گا جس سے وہ ڈر رہا ہے۔"

(ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ)

شیطان کی خوشی

حضرت فضیلؒ نے فرمایا:

"اگر انسان چالیس برس کی عمر تک پہنچ کر بھی گناہ نہ چھوڑے اور اپنی سرکشی پر تائب نہ ہو تو شیطان اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتا ہے اور کہتا ہے کہ نجات نہ پانے والے چہرے پر میں فدا۔"

(تعلیمات الاسلام از نفس کا تزکیہ)

خواتین کا صفحہ

آپ کا شوہر معصوم بچے کی طرح ہے

نسرین نکہت

شوہر کا دل جیتنے کے گر سے حقیقتاً بہت کم بہنیں واقف ہوتی ہیں حالانکہ یہ گر خوشگوار ازدواجی زندگی کے لیے بہت ضروری ہے۔

بہنیں کہیں گی کہ شوہر کو قابو میں کیسے رکھیں، کیسے گھر میں ایسا ماحول بنائیں کہ وہ صرف آپ کے ہی گن گاتے۔ اس سلسلے میں آپ کو ایک مثال کے ذریعے سمجھانا چاہوں گی۔ میری ایک شناسا ہیں۔ وہ صاحبہ دیکھنے میں خوبصورت ہی نہیں بلکہ حسین ترین کہی جا سکتی ہیں اسمارٹ اتنی کہ نظر ٹھہرائے کوئی نہ چاہے لیکن ان کا شوہر ان کی طرف قطعی ملتفت نہیں ہوتا۔ تلاش بسیار کے بعد ہم اس حقیقت کی تہہ تک پہنچ ہی گئے معلوم ہوا کہ وہ اپنے آپ کو سنوارنے سجانے میں اتنی مصروف رہتی ہیں کہ اس سے الگ ہٹ کر سوچنے کا موقع ہی نہیں ملتا۔ ان کا خیال تھا کہ زیادہ سے زیادہ اور اتنی حسین نظر آؤ تاکہ شوہر کی نظر ہمیشہ انہیں پر مرکوز رہے۔ لیکن اس طرح سوچنے والی خواتین بھول جاتی ہیں کہ شوہر کو ہر وقت سجی بنی رہنے والی گڑیا پسند نہیں آتی اس کے لیے بھی ایک خاص وقت ہوتا ہے۔ شوہر عملی زندگی سے متاثر ہوتا ہے آپ اپنے کردار اور حسن عمل سے ہی آپ اسے اپنی طرف ملتفت کر سکتی ہیں۔ مرکزی اہمیت گھر کے پرسکون ماحول کو حاصل ہے۔ سمجھدار خواتین اپنے گھر کے ماحول کو زیادہ سے زیادہ خوشگوار بنائے رکھتی ہیں تاکہ شام کو تھکا ماندہ مرد گھر آ کر سکون محسوس کرے۔ انہیں ایسے مواقع فراہم کرنے چاہئیں۔ وہ گھر سکون کا گہوارہ کہلاتا ہے جہاں اپنائیت اور طمانیت میسر ہو۔ گھر کی سجاوٹ، لذیذ کھانے اور اپنی آرائش ثانوی چیزیں ہیں۔ ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ آپ صاف ستھری اور چاق و چوبند رہیں تھوڑا سا خوبصورت نظر آنے کی بھی کوشش کریں کہ خوبصورتی مرد کی کمزوری ہے لیکن تمام تر توجہ اسی پر مبذول نہیں کرنی چاہیے۔ بلکہ گھر کے ماحول کو زیادہ سے زیادہ خوشگوار بنانا ہے۔ بیوی ایسا رویہ اپنائے کہ اس کی معیت میں شوہر خوشی محسوس کرے۔ بیوی جب شوہر کے دل میں اپنے حسن عمل سے جگہ بنا لیتی ہے تو شوہر خود ہی اس کے بغیر اپنے آپ کو ادھورا سمجھتا ہے۔ بیوی کو شوہر کا نصف بہتر یونہی نہیں کہا جاتا۔

شوہر و بیوی کے رشتے کی مثال ہم اس پودے سے دے سکتے ہیں جسے ہم نے بویا آہستہ آہستہ اس کی پرورش و پرداخت کی اور ایک دن یہ ننھا پودا تناور سایہ دار درخت بن گیا اس کی جڑیں اتنی مضبوط ہوتی ہیں کہ کوئی طوفان اسے ہلا نہیں سکتا۔ یہی مثال شوہر اور بیوی پر بھی صادق آتی ہے۔ ان کا باہمی رشتہ آہستہ آہستہ پروان چڑھ کر تناور درخت بن جاتا ہے اور نامناسب آبیاری کی جائے تو سوکھ کر گر جاتا ہے کچھ بہنیں سمجھتی ہیں کہ پیار کا یہ پودا تناور درخت زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کرنے سے بنتا ہے۔ بس یہیں پر ہماری بہنیں غلطی کر جاتی ہیں میں مانتی ہوں کہ بچے زوجین کے درمیان ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں لیکن محض بچے خوشگوار زندگی کی علامت نہیں کہے جا سکتے۔ صرف بچے پیدا کرنا ہی عورت کا فریضہ نہیں ہے میں نے ایسی بہت سی مثالیں دیکھی ہیں کہ بچے ہونے ہوتے بھی زن و شوہر میں طلاق کی نوبت آ جاتی ہے۔ اسے آپ کس ضمن میں رکھیں گی۔ میرا خیال ہے کہ یہاں ذہنی ہم آہنگی کم نہیں بلکہ ایک دم مفقود ہوتی ہے جس کے نتیجے میں نوبت طلاق تک پہنچ جاتی ہے۔

ہر مرد کو اپنے بھی گھر کی خواہش ہوتی ہے یہاں گھر سے میرا مطلب صرف اپنے مکان سے نہیں جہاں اسے وقت پر کھانا ملے کپڑے دھلے ہوئے اور استری شدہ ملیں رات کو آرام دہ بستر ملے یہ تمام آسانیاں تو پیسہ خرچ کیا جائے تو اچھے ہوٹل میں بھی دستیاب ہو جاتی ہیں۔ یہاں میری مراد اس چلتے مسکراتے ہوئے گھر سے ہے جیسا شوہر کو بچپن سے ملا ہے اس کی جڑیں بچپن کے اس گھر میں پیوست ہوتی ہیں اس ماحول کا وہ عادی ہوتا ہے۔ اگر بیوی اس کا بغور اور سنجیدگی سے مطالعہ کرے اور شوہر کی ہر چھوٹی سے چھوٹی بات کا دھیان رکھے اور اپنی ساس سے بھی وقتاً فوقتاً اس موضوع پر بات چیت اور مشورہ کرتی رہے تو وہ اپنے شوہر کی چھوٹی سے چھوٹی پسند و ناپسند سے واقف ہو جائے گی اور اس کی مشکل آسان ہو جائے گی۔

لڑکی کو اپنی شادی شدہ زندگی میں بہت کچھ کھو کر ہی "کچھ" حاصل ہوتا ہے، کچھ خواتین شادی کے کچھ ہی عرصے بعد اپنے خاوند کی طرف سے لاپرواہ ہو جاتی ہیں وہ اپنے کپڑوں اور آرائش کی طرف قطعی دھیان نہیں دیتیں بچے کی پیدائش کے بعد انہیں خوبصورت بہانہ مل جاتا ہے کہ فرصت ہی نہیں ملتی وغیرہ وغیرہ۔ ماں کے طور پر جہاں ان کی ممتا کا جذبہ آسودہ ہوتا ہے وہیں وہ اپنی نا سمجھی سے بہت کچھ کھو دیتی ہیں۔ یہ مت بھولیے کہ آپ کا شوہر بھی ایک معصوم بچے کی طرح ہے ذرا سی بے التفاتی اسے بد دل کر دیتی ہے وہ جب آپ کی تمام تر توجہ بچے پر مرکوز دیکھتا ہے تو لاشعوری طور پر رقابت کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس لیے آپ کو شوہر کے تمام کمزور پہلوؤں پر بھی نظر رکھنی ہے۔ شوہر کی کمزوریوں اور عادتوں پر نکتہ چینی بھی نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے ایک حد تک تو آپ کے اعتراض وہ خوشی برداشت کر لیتا ہے مثلاً بیوی کا زیادہ سگریٹ پینے کے لیے منع کرنا ہے اور پیار سے سگریٹ چھین لیتی ہے تو اسے برا نہیں لگتا لیکن یہی انداز اگر نکتہ چینی کی شکل اختیار کر جائے تو شوہر کو ضد ہو جاتی ہے۔ اس لیے بہنوں کو تمام پہلوؤں پر غور کرتے رہنا چاہیے۔ یاد رکھیے آپ کا شوہر ایک معصوم بچے کی طرح ہے اس کے جذبات کا خیال رکھیے یہی شوہر کا دل جیتنے کا ہنر ہے اور کامیاب ازدواجی زندگی کا راز ہے۔

آپ کے مسائل

بلاوجہ گھبراہٹ

میری عمر ۲۰ سال ہے اور میں یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہوں۔ میری تعلیمی حالت بہتر ہو رہی ہے۔ اور مجھے اپنے مضامین سے کافی گہرا شغف ہے۔ میری عام صحت بھی اچھی ہے۔ لیکن میری یہ عادت بہت بری ہے کہ میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر خوفزدہ ہو جاتی ہوں۔ مثلاً اگر مجھے کوئی کام پر سرعام کرنا پڑے تو میں گھبرا جاتی ہوں۔ مثلاً اگر میں بینک سے رقم نکالنے جاؤں یا کسی اور کاغذ پر دستخط کرنے ہوں۔ مجھے لوگ دیکھ رہا ہو تو میرے ہاتھ کانپنے لگتے ہیں۔ میں اپنے بہن بھائیوں میں بڑی ہوں ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ مجھ میں چھوٹے بہن بھائیوں کی بہ نسبت زیادہ خود اعتمادی ہو مگر ایسا نہیں ہے۔ بلکہ وہ مجھ سے زیادہ ہوشیار ہیں۔ میری چھوٹی بہن بلا جھجک ہر جگہ چلی جاتی ہے۔ ہر کام کر لیتی ہے۔

(ج۔ ع)

آپ بھی یہ کر سکتی ہیں۔ آپ بھی ہر جگہ جا سکتی ہیں۔ بس تھوڑی سی تکنیکی تربیت کی ضرورت ہے۔ آپ اگر اپنا تجزیہ کریں تو محسوس ہوگا جیسے آپ کو ہر کام میں جلد بازی ہوتی ہے۔ ہر کام فٹافٹ کرنے کی عادت ہے۔ یہ غیر ضروری عجلت ہی آپ کا مسئلہ ہے۔ مثلاً آپ کو چیک پر دستخط کرنے ہیں اور آپ کے ہاتھ کانپنے لگے۔ آپ سوچ رہی ہیں کہ جلدی سے رقم وصول کریں تاکہ دس بجے والی ٹیوب مل جائے کوئی بات نہیں، وہ نہ سہی۔ تو ۱۰ بج کر ۱۵ منٹ پر دوسری مل جائے گی۔ اور یہ دس منٹ چیک لکھنے کے لیے بہت ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جب بھی "فٹافٹ" کی خواہش ہو خود کو شعوری طور پر روکیں۔ ایک گہرا سانس لیں اور آرام سے وہ کام کریں۔

آپ اپنی اس پریشانی کے بارے میں کسی دوست سے کھل کر بات کریں۔ اعصاب کو سکون پہنچانے کے لیے یوگا کی ورزشیں مفید ثابت ہوتی ہیں۔ آپ کی اس بارے میں مشورہ کئی میں حل جائیں گی۔

اپنی اولاد کی غیر ضروری حمایت

میری ایک بہت عزیز دوست کی شادی ایک ایسے مرد سے ہوئی ہے جس کے پہلے سے دو بچے ہیں۔ بچوں کی ماں کا انتقال ہو چکا ہے۔ ۹۔۷ سال کی ایک بیٹی ہے۔ مگر میری دوست نے اکثر محسوس کیا ہے کہ وہ اپنے سوتیلے بچوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتی حالانکہ بچے ٹھیک ٹھاک رہتے ہیں۔ انہیں کھانا کپڑے وغیرہ مناسب طور پر فراہم کئے جاتے ہیں مگر اکثر یہ ہوا کہ جب وہ باہر کہیں جاتی ہے اور چھوٹے بچے ساتھ ہوتے ہیں تو وہ اپنے بیٹے کو کچھ دلائے گی۔ لیکن دو بچے منہ دیکھتے رہتے ہیں۔

یہ دونوں بچے سوتیلی ماں سے کافی مانوس ہیں ہم میں ایک خاموش مفاہمت ہے۔ انہیں معلوم ہے کہ جب کبھی انہیں ضرورت پڑے تو وہ میرے پاس آ سکتے ہیں۔ مگر مجھے اپنی دوست بھی پیاری ہے۔ میں خود اس بارے میں بھی اس سے بات نہیں کی۔ گو کہ میں چاہتی اس سے کہوں کہ وہ چھوٹے بچوں کو پیار سے ... لیکن وہ کہیں برا نہ مان جائے۔

م۔ ر۔ حافظ آباد

اصل بات کا اعتراف ہر وقت اور ہر صورت موجود ہے کہ اگر آپ نے اپنی دوست کو بچوں کے موضوع پر براہ راست ... دوسرے الفاظ میں دو ٹوک بات کی تو وہ خفا ہو جائے گی۔ وہ اپنا احساس جرم چھپانے کی خاطر آپ پر چڑھ بیٹھے گی۔ کیونکہ اپنے تئیں وہ سب کچھ کرتی ہے۔ لیکن اپنی اولاد کو ان پر ترجیح دینے کے وہ فطری طور پر مجبور ہے۔ یہ اس کی ممتا کا تقاضا ہے۔ حالانکہ اسی جذبے میں دوسرے کے بچوں کی دلجوئی کی گنجائش ہے مگر اس نے یہ سیکھا نہیں ہے۔

خدانخواستہ کل صورت حال ایسی ہو جاتی ہے کہ وہ بچے نباہ کرنے سے قاصر ہیں۔ یا انہیں کسی طور آپ کی مدد کی ضرورت ہے تو آپ موجود ہیں۔ یہ اعتماد قائم رکھیں بچپن کے چند کٹھن برسوں کے بعد وہ خود زیادہ با اعتماد پائیں گے۔ زندگی کو زیادہ حقیقت پسندانہ طور پر دیکھیں گے۔ یہ بھی اچھی بات ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے ایک دوسرے کا سہارا بننے کے لئے۔ اگر آپ اس موضوع پر عام رنگ میں بات کر سکیں تو ضرور کریں۔

وہ کوئی اور ہے

میری عمر ۱۸ سال ہے۔ میں ایک ایسے شخص سے محبت کرتی ہوں جو شادی شدہ اور بچوں کا باپ ہے۔

ہم دونوں بھائی ہیں۔ بھائی مجھ سے چھوٹے ہیں۔ میرے ڈیڈی بہت مصروف شخص ہیں۔ اور اکثر ملک سے باہر رہتے ہیں۔ میں جب بھی اس سے ملتی ہوں اور کوئی بات کرتی ہوں کہ ہمیں اس طرح نہیں ملنا چاہیے۔ آپ کی بیوی کا پتہ چل گیا تو برا ہوگا تو وہ ہر بار یہ کہتے ہیں کہ کبھی ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ ایسے کیسے پتہ چلے گا میرے دوست بھی مجھے منع کرتے ہیں کہ اس سے نہ ملو۔ مگر میں کیا کروں۔ وہ کہتے ہیں کہ تم نے اگر ایسا کیا تو میں مر جاؤں گی۔

[illegible]

چلو یہی سہی۔ بس تھوڑی سی ہمت کی ضرورت ہے۔ پھر دیکھنا کہ خود غرض شخص تمہارے بغیر کتنے دن زندہ رہتا ہے۔ دیکھو وہ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ وہ بہت خود غرض ہے۔ اسے معلوم ہے کہ تم نوعمر ہو۔ تمہاری ضرورتوں کا حق مار رہی ہو اور ہر وہ چیز نہیں محفوظ رکھ سکے۔ تمہیں آسائشیں دے سکے۔ تمہارا ساتھی بن سکے۔ وہ جو تمہیں گلی کی نکڑ پر چھپ چھپ کر نہیں ملے گا۔ وہ اس لیے تمہیں اپنے قبضے میں رکھنے کے لیے ہر حربہ استعمال کر رہا ہے۔ ٹھیک کہتے ہیں تمہارے دوست۔ اپنا وقت برباد نہ کرو۔

تازہ بہ تازہ

بنگلہ دیش سے اردو رسالہ کا اجراء

بنگلہ دیش سے "انقلاب" کے نام سے ایک معیاری اردو رسالہ کا اجراء کیا گیا ہے۔ حال ہی میں اس رسالہ کا تیسرا شمارہ شائع ہوا۔ اس کے مدیر ڈاکٹر عزیز ہیں۔ رسالہ میں ڈاکٹر سید یوسف حسین، پروفیسر ہارون الرشید، شعیب عظیم احمد سعدی، ڈاکٹر محمود، حکیم احمد ابراہیم، فاروق رشید، احمد اور دیگر ادیبوں اور شعراء کی تخلیقات شائع ہوئی ہیں۔

"افکار" کا تازہ شمارہ

ماہنامہ "افکار" کا نیا شمارہ ساقی فاروقی کی تخلیقات کے ساتھ شائع ہو گیا ہے۔ اس مرتبہ ساقی فاروقی کا مہمان کی حیثیت سے خاص انٹرویو شامل ہے جبکہ تخلیقات میں [illegible]

اکادمی ادبیات پاکستان کو زمین مل گئی

اکادمی ادبیات پاکستان کے ناظم تعلقات عامہ [illegible] نے اطلاع دی ہے کہ اکادمی ادبیات پاکستان کو سیکٹر ایچ ۸/۱ میں عمارت کی تعمیر کے لئے زمین دی گئی ہے۔ [illegible] اکادمی کی عمارت کی تعمیر کا آغاز جلد کیا جائے گا جس میں کتب خانہ، [illegible] آڈیٹوریم اور انتظامی دفاتر [illegible] ہوں گے۔

کراچی کے دو اضلاع کے شعراء میں معاصرانہ چشمک

دبستان دہلی، لکھنؤ اور کراچی [illegible] کراچی کے دو اضلاع کے شعراء کے درمیان معاصرانہ چشمک کا آغاز ہو گیا ہے۔ [illegible] ضلع شرقی کراچی کے شعراء کرام ضلع غربی کراچی کے شعراء اور ادبی تنظیموں کے منتظمین کے رویے سے سخت نالاں ہیں [illegible] "اجارہ داری" کے باعث ضلع شرقی کراچی کے ممتاز شعراء و ادبی شخصیتیں [illegible] "اجارہ داری" کے خلاف [illegible] تحریک چلائی جائے گی۔

ادب و ثقافت



شاذ تمکنت مرحوم

... حکمت کی صبح کو اردو کے صف اول کے شاعر شاذ تمکنت کا حیدرآباد دکن میں انتقال ہو گیا ان کا اصلی نام مصلح الدین تھا وہ ۳۱ جنوری ۱۹۳۳ء کو پیدا ہوئے تھے انہوں نے مخدوم کی شاعری پر تحقیقی مقالہ لکھ کر ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی تھی۔ اور انتقال کے وقت عثمانیہ یونیورسٹی کے شعبہ اردو میں ریڈر تھے۔ ان کا شمار حیدرآباد دکن کی مخصوص تہذیب و ثقافت کے ممتاز نمائندوں میں کیا جاتا تھا۔ انہوں نے غزل اور نظم دونوں میدانوں میں طبع آزمائی کی ہے لیکن ان کو مقبولیت غزلوں کی وجہ سے زیادہ حاصل ہوئی۔ ان کی یاد میں ان کے کلام سے اک انتخاب پیش خدمت ہے۔

غزل

جانے کب قیمت ارباب وفا ٹھہرے گی
میں اگر عرض کروں گا تو خطا ٹھہرے گی

نوک نشتر سے کھلائی گئیں کلیاں کتنا
جانے اس شہر کی کیا آب و ہوا ٹھہرے گی

رقص پروانہ کی گردش جو تھے آخر شب
اہل محفل کے لیے یہ بھی ادا ٹھہرے گی

مدتوں بعد کسی بند دریچے کے قریب
کیا خبر تھی مری رفتار ذرا ٹھہرے گی

تیری آواز مرے واسطے صحرا کا سکوت
میری خاموشی رہ و رسم دعا ٹھہرے گی

لوگ رہتے ہیں یہاں خالی مکانوں کی طرح
کس کے دروازے پہ دستک کی صدا ٹھہرے گی

شاذ ادھر خواب کے دریا چلے کا کوئی
ایک پرچھائیں سر آب وفا ٹھہرے گی

غزل

اُجالا چھین رہا ہے۔ روشنی تقسیم ہوتی ہے
تری آواز ہے یا زندگی تقسیم ہوتی ہے

کبھی ریگ رواں سے پیاس بجھ جاتی ہے دریا کی
کبھی دریا کے ہاتھوں تشنگی تقسیم ہوتی ہے

یہی وہ موڑ ہے اپنے پرائے چھوٹ جاتے ہیں
قریب کوئے جاناں گمرہی تقسیم ہوتی ہے

یقین آیا ترے شاداب پیکر کی کھنک سن کر
دل کے زاویوں میں یوں ہنسی تقسیم ہوتی ہے

وہ جس کو وقت نے کھائی بتی تحریر یاد ہے
وہ پیچ و خم جہاں تیری گلی تقسیم ہوتی ہے

ہمزاد

وہ اک شخص جس کی شباہت سے مجھ کو
بہت خوار و شرمندہ ہونا پڑا تھا
لب روح کی ملگجی ہو گئی تھی
کئی بار دامن کو دھونا پڑا تھا!
وہ مجھ جیسی آنکھیں، جبیں، ہونٹ، ابرو
کہ باقی نہ تھا کچھ بھی فرق من و تو
وہی چال، آواز، قد، رنگ، ملبوس
وہی طرز گفتار، ٹھہرائے کم کم
خدا جانے کیا کیا مشاغل تھے اس کے
مرے پاس لوگ آئے آ آ کے کوسنے
کئی مجھ سے الجھے، کئی مجھ سے جھگڑے
میں روتا رہا، بے گنہ ہی کا رونا
مرے جسم پر لوگ تھے تہمت زن
نہ کام آیا اپنی تنہا ہی کا رونا
وہ ظلمت میں چھپ چھپ کے دن کاٹتا تھا
میں دن کے اجالے میں مارا گیا تھا
سکا رات وہ مر گیا کیا غضب ہے
اُسے دفن کر آئے لوگوں کو دیکھو
میں کمبخت نظروں سے او جھل ہی کب تھا
یہ کیا کر دیا ہائے لوگوں کو دیکھو

کب تک مرے مولا!

اک حرف تمنا ہوں بڑی دیر سے چپ ہوں
کب تک مرے مولا

اک دل کا مکیں ۔ دیکھ یہ دل ٹوٹ نہ جائے
کاسہ مرے ہاتھوں سے کہیں چھوٹ نہ جائے
میں آس کا بندہ ہوں بڑی دیر سے چپ ہوں
کب تک مرے مولا

یہ اشک کہاں جائیں گے دامن مجھے دے دے
اے بادِ بہاری مرا گلشن مجھے دے دے
میں شاخ سے ٹوٹا ہوں بڑی دیر سے چپ ہوں
کب تک مرے مولا

سستا تا بقدم اپنی مرادوں کو سنبھالے
جاتے ہوئے تھے جا پیچھے قافلے والے
میں لالۂ صحرا ہوں، بڑی دیر سے چپ ہوں
کب تک مرے مولا

دید و بازدید

- اُپسیلا ادیبوں کی ریٹائرمنٹ کی بات طے نہ ہو سکی
- سرکاری ملازمت سے مشکور حسین یاد کی ریٹائرمنٹ اور دوستوں کی طوطا چشمی
- ڈاکٹر رشید جہاں اور عصمت چغتائی کے بجائے اسیت شائستہ حبیب کی ترقی پسند تحریک میں جلوہ برق لگ چکے

[illegible]

مشتاق احمد یوسفی اور "ایک اسکول ماسٹر کا خواب"

پاکستان میں مزاح نگاری کو بام عروج تک پہنچانے میں جن لوگوں نے نمایاں حصہ لیا ہے ان میں ایک اہم نام غالباً سب سے بڑا نام مشتاق احمد یوسفی کا ہے۔ مشتاق احمد یوسفی بینک کے لحاظ سے ایک بینکار ہیں۔ [illegible]

[illegible]

ظفر زیدی

بلاعنوان

یہ بلی راستہ جب کاٹ جائے
تب گزرنا تم اِدھر سے
اور پھر یہ دیکھنا
کہ دن
تمہارا اچھا گزرا
یا کہ بلی کا!
اور پھر
دن بھر کی روداد یں
اُسی بلی کے سر پہ تھوپ دینا

غزل

ماہوں آیجی (نیویارک)

کھلی آنکھوں سے دیکھوں خواب کیسے ... ہے سکرا ہو گا اب سیراب کیسے
ابھی ہے شب گزیدہ حرف غنچہ ... درختوں میں چھپا مہتاب
یہاں تو تھم چلا ہے خزاں کا ... چمن رہ سکا ہے شاداب بیچ
کسی دیوار میں در تو نہیں ہے ... گزر جاتا ہے سیل آب بیچ
اٹھا سکتا نہیں جو بوجھ غم کا ... وہ لائے گا جنوں کی تاب کیسے
ملے ہیں زخم کیسے زندگی کو ... نہاں ہیں موج میں گرداب کیسے
خزاں کا زخم جاں لیتا نہیں ہے ... چمن میں ہے رواں خوناب کیسے
وہ چہرے جن سے بجتی تھی ہر اک بزم ... الٰہی ہو گئے نایاب کیسے
یہاں ہر موج میں طوفاں نہاں تھا ... ہوا دریا کا دل پایاب کیسے
مسلسل جستجو سے لکھے اٹھے ہیں
کتاب دل میں اکتیں! باب کیسے

مختصر اشتہارات

مختصر اشتہارات کا معاوضہ
صرف 10 ڈالر ہے
جس کی ادائیگی پیشگی ضروری ہے۔

مندرجہ ذیل رشتوں سے دلچسپی رکھنے والے اشتہار نمبر کے حوالے سے "الہلال" کی معرفت خط لکھیں اور جواب کے لئے اپنا فون نمبر تحریر فرمائیں۔ پتہ ہے۔

ADVERTISEMENT No.....
C/O AL-HILAL
338 HOLLYBERRY TRAIL
NORTH YORK, ONT.
M2H 2P6

★★★

اشتہار نمبر (۳۶): ٹورانٹو میں سکونت رکھنے والی، طلاق یافتہ، برسر روزگار خاتون کے لیے، مذہب شیعہ سے تعلق رکھنے والے، نیک اور شریف النفس شخص کا رشتہ مطلوب ہے۔ عمر ۳۵ تا ۴۵ سال کے درمیان ہو۔

★

اشتہار نمبر (۳۷): امریکن امیگرنٹ نوجوان کے لیے کینیڈین امیگرنٹ مسلمان لڑکی عمر اندرون ۲۵ سال کا رشتہ درکار ہے۔ لڑکا اکاؤنٹنگ کا کام کرتا اور خوش اطوار و خوش شکل ہے۔

★

اشتہار نمبر (۳۸): ہندوستان میں اپنا والدہ کے ساتھ رہائش پذیر ایک شریف گھرانے کی یتیم لڑکی کے لیے، جس کی عمر ۲۲ سال ہے، نیک مسلمان اور شادی میں سنجیدگی سے دلچسپی رکھنے والے لڑکے کا رشتہ مطلوب ہے۔

★★★

دوبئی میں مکونت پذیر ۲۷ سالہ ایم۔ایس لڑکے کیلیے حیدرآباد دکن سے تعلق رکھنے والی، پڑھی لکھی، نیک اور سلیقہ شعار لڑکی عمر ۱۹ تا ۲۲ کا رشتہ مطلوب ہے۔ تفصیلات کیلیے فون کیجیے: مسز معزاج سلام
(416) 291-8068

★★★

برائے فروخت

کراچی میں تیار کروایا ہوا حیدرآبادی دلہن کا جوڑا، بغیر استعمال کیے واجبی داموں پر فروخت کیا جا رہا ہے۔ دلچسپی رکھنے والے شام چھ بجے کے بعد یا ویک اینڈ پر فون کریں۔
(416) 493-4374

مقامی خبریں

سالانہ ڈنر

"ہیر تیج اسلام مسی ساگا" کا دوسرا سالانہ ڈنر ۲۳ نومبر بروز ہفتہ چھ بجے شام ایسلی ووڈ ہائیٹس سکنڈری اسکول میں ہو رہا ہے۔ یہ اسکول 945 BLOOR ST. E. اور TOMKEN RD. پر واقع ہے۔ مزید اطلاع کے لیے 870-8150 پر یا 274-7954 پر فون کیجئے۔

احمقانہ سوال
ایک شخص نے دوسرے شخص سے پوچھا "اگر تم جنگل میں جا رہے ہو اور تمہارے پاس کوئی اسلحہ وغیرہ بھی نہ ہو اور سامنے سے شیر آ جائے تو کیا کروگے؟"
دوسرا شخص بولا "میں نے کیا کرنا ہے، جو کرنا ہے شیر نے کرنا ہے۔"

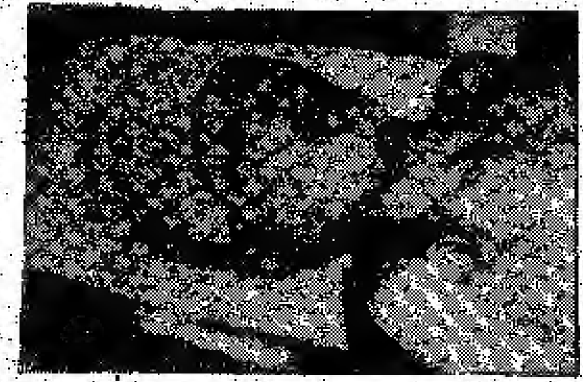
سلسلۂ ہدایت

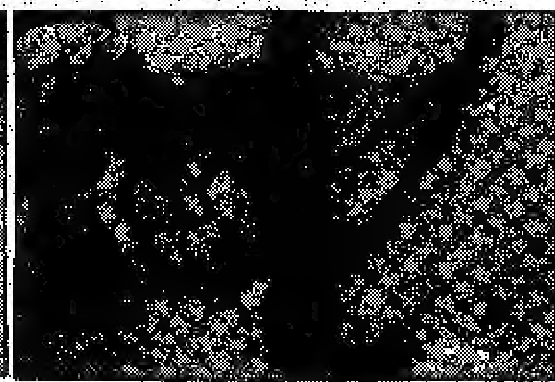


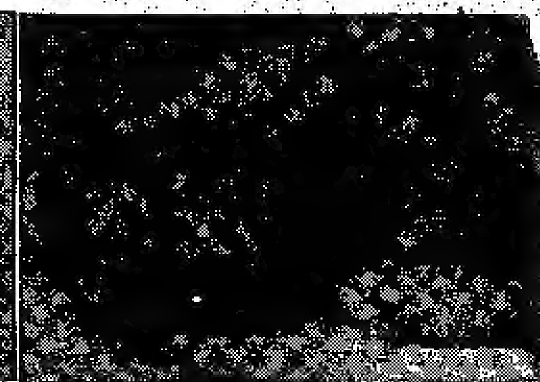
ٹورانٹو کی گیارہ سالہ سمیرا خان، دختر عاشق خان و ڈاکٹر شاہدہ خان نے قرآن پاک کا پہلا دور جناب قاضی، این، بنگش کی نگرانی میں ختم کیا۔

ہتھوڑا گروپ کی دہشت گردی

- مافیا جیسی کسی تنظیم کی کارروائیاں؟
- کے جی بی یا افغان ایجنسی خاد کی سازش؟
- عدمِ تحفظ کا احساس عام کرنے کے لیے ناکام سیاسی عناصر کی کارستانی!







ہتھوڑے کے پراسرار ہتھیار کا شکار ہونے والے معصوم بچے

رپورٹ: محمد خان

میری راتوں کی نیند حرام ہو گئی ہے۔ میں سوتے سوتے چونک پڑتا ہوں اور دروازے اور کھڑکیوں کو دوبارہ چیک کرتا ہوں کہ کہیں کوئی چٹخنی کھلی نہ رہ گئی ہو۔ میں باہر کی بتیاں جلائے رکھتا ہوں اور گھر سے باہر نکلتے ہوئے بیوی کو سختی سے تاکید کرتا ہوں کہ وہ دروازہ اندر سے بند رکھے۔ میری ساری روایات اور احتیاط اس بات کی غمازی کرتی ہیں کہ میں خوفزدہ ہوں۔ پورے ملک میں "ہتھوڑا گروپ" اور "کلہاڑا گروپ" کی سرگرمیاں عروج پر ہیں۔ میرے اندر کا خوف مجھے سکون سے نہیں رہنے دیتا۔ گھر سے نکلنے کے بعد میں [illegible]

یہ وارداتیں ایک سال سے ملک بھر میں بلا روک ٹوک سلسلہ جاری ہیں

[illegible]

Fortnightly

al-hilal

50¢ Vol.14 No.15 October 25, 1985
Telephone: (416) 493-4374 474-9292
338 Hollyberry Trail, Ont. Canada M2H 2P6

Assembly provides Indemnity to the Military

Zia becomes source of all authority



Pakistan's 'elected' National Assembly has given its seal of approval to a bill after some cosmetic changes to make General Zia ul Haque virtually the source of all authority. In return he has given his assurance that he will not dissolve the current Assembly within its natural life of five years, and that no further martial law decrees will be promulgated except for those which facilitate the lifting of the martial law. Popularly known as Eight Amendment Bill, it grants indemnity to the regime, validates 'all that has been done' under the martial law since 1977 and makes constitutional the authority Zia exercised as military ruler.

The General, who called the bill a victory for 'wisdom', told the Assembly that the approval of the bill has proved him right in his belief that he has been governing correctly. Members of the Assembly have also called it a victory of a sort as 'nothing more could have been achieved from a military regime'. Government opponents have, however, called the whole affair a 'farce' and an abdication of the Assembly's own authority.

After this amendment to the 1973 Constitution nothing the martial law authorities have done can be questioned in the courts. This ensures that the army will not be subject to the clause in the 1973 Constitution which makes a military takeover punishable by death. Now anybody who has been imprisoned or tortured for political activities will have recourse to the courts. Most martial law decrees have become civilian law. The bill endorses the imposition of martial law on July 5, 1977, the referendum of December 1984 (by which General was deemed to have been elected president) and the constitutional amendment of last March.

The approval of the bill on October 16 was the result of consensus between the independent and official parliamentary groups. The independent group withdraw all its demands after the government made unspecified last minute concessions. The bill in its final shape has yet to be made public.

Apparently two other concessions were made. One includes the power of the President to appoint the Prime Minister until 1990. It is believed that the government has conceded the right of the Assembly to elect the Prime Minister thereafter. The other is the President's right to dissolve the Assembly without the advice of the Prime Minister. Now the decision could theoretically be challenged in court.

The authority, which General Zia exercised as the Martial Law Administrator is now written into the constitution. It includes the power to appoint the Prime Minister, to dissolve the Assembly 'If in his opinion a situation arises in which the government of the federation cannot be carried', the President's discretion to hold a referendum even against the advice of the Prime Minister, to appoint and dismiss Governors, to provide the functions of Governors in areas not provided for in the Constitution, to modify terms of appointment of a Federal Shari'at Court Judge and assign him to other offices or functions, to appointhe Chief Election Commissioner, to appoint the Public Service Commissioner, the Chairman of the Joint Chiefs of Staff and three service chiefs. No longer will the Prime Minister countersign all presidential directions as required by the 1973 Constitution.

The President will also have the power to appoint 'any judge' of the High Court, not necessarily the senior most judge, to the Supreme Court. Along with other powers, this will ensure the judiciary's subservience to the 'sovereign' of the country.

According to Prime Minister Junejo, the Assembly will now discuss the Political Parties Act to remove the next hurdle in the way of the lifting of the martial law on December 31. But in fact the lifting of martial law will make very little difference. Preparations are under way to create a new national defence force, a militia of ex-soldiers, to safeguard internal security. With the army back in barracks this militia is likely to take care of the political dissidents. Already, the regime has empowered itself to censor all incoming and domestic mail to prevent any 'subservience' literature from circulating.

It is only in the economic area that Zia's grip on the country could be weakened. With foreign loans standing at US$16 billion, a falling growth rate, poor wheat and cotton harvests and falling remittances from workers abroad, opposition could be fuelled against him. During his eight years' rule, the foreign loan has gone up from $7 billion to $16 billion with the army the main beneficiary. As it would dissent from having its share cut, General Zia has asked the Americans to double the 1988-1993 aid package to Pakistan to $6.5 billion. This should keep his own constituency happy. □

Courtesy Crescent International
For subscription, phone:
(416) 474-9292

سیاچن گلیشیر میں پاکستانی فوجیوں پر بھارتی دستے کی فائرنگ

جوابی فائرنگ میں تین مداخلت کار ہلاک ایک کو شناخت کر لیا گیا

بھارتی کمانڈر سے پاکستانی کمانڈر کا احتجاج

[illegible]

25 لاکھ ٹن درآمدی گندم کراچی پہنچ گئی

[illegible]

بھارتی طیارے کے سمندر میں گرتے وقت حاملہ خاتون زندہ اور ہوش میں تھی

[illegible]

پاکستان کو کینیڈا سے بوئنگ 767 طیارے سال رواں کے آخر تک مل جائیں گے

اسلام آباد — (پی پی آئی) [illegible]

پاکستان کو خطرہ ہے: اصغر خان

[illegible]

بستی شیخ چوگانی میں ملنے والی قبریں صحابہ کرام کی نہیں: ڈاکٹر خان قریشی عابدی

سیالکوٹ — (پی پی آئی) [illegible]

بنگلہ دیش کے سابق صدر عبدالستار انتقال کر گئے

ڈھاکہ — [illegible]

بھارت

۲۶۴ مساجد میں نماز ممنوع قرار دے دی گئی

[illegible]

Managing Editor: M.Lateef Owaisi